Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۶ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ ۔ ۵ ہجرت ۱۳۵۶ہش ۔ ۵ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۹۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں کو مقامِ توکّل پر نہایت مضبوطی سے قائم کیا جاتا ہے

بے سروسامانی کی حالت میں بھی وہ اپنے مولیٰ کریم پر کامل بھروسہ اور یقین رکھتے ہیں

قرآنِ مجید کی پیروی کی برکت سے مومنوں کو جو انعامات ملتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک مقام توکّل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے ان کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمۂ صافی ہرگز میسّر نہیں آسکتا بلکہ انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور نورِ معرفت ایسا ان کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سروسامانی میں ہو کر اور اسبابِ عادیہ سے بکلّی اپنے تئیں دُور پا کر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراحِ خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقینِ کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرت ایثار ان کا مشرب ہوتا ہے اور خدمتِ خلق ان کی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض ان کی حالت میں راہ نہیں پاتا اگرچہ سارا جہان ان کا عیال ہو جائے اور فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی ستّاری مستوجب شکر ہے جو ہر جگہ ان کی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو ان کو دامنِ عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا متولّی ہوتا ہے جیسا کہ اُس نے آپ ہی فرمایا وھو یتولّی الصّٰلحین۔ لیکن دوسروں کو دُنیاداری کے دِلآزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے اور وہ خارق عادت سیرت جو خاص ان لوگوں کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہے کسی دوسرے کے ساتھ ظاہر نہیں کی جاتی اور یہ خاصہ ان کا صحبت سے بہت جلد ثابت ہو سکتا ہے۔

ازاں جملہ ایک مقام محبّتِ ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں اِس قدر محبّتِ الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوبِ حقیقی کا ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دِلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت اُنس اور شوق ان کے قلوبِ صافیہ پر متولّی ہو جاتا ہے جو غیر سے بکلّی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۲۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ضعفِ دماغ کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۵ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

طبیعت کل بہت خراب رہی۔ غنودگی رہی اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی۔ جسم پر سوجن بھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

صدر مجلس کارپرداز کا تقرر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم پروفیسر (صوفی) بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے کو نئے سال ۱۹۷۷-۷۸ء کے لئے دوبارہ صدر مجلس کارپرداز مقرر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خاکسار محمد دین

صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو اپنے سکولوں کے لئے کیمسٹری، ریاضی اور فزکس مضامین میں ایم۔ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع فوٹوسٹیٹ نقول ایم۔ایس سی اور بی۔ایس سی ڈگریز ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۵۶ ہش

۵ مئی ۱۹۷۷ء

خوشحالی کا فتنہ اور اس سے بچنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے سے منع نہیں کیا ہے بلکہ اس کی ترغیب دی ہے لیکن دنیا کو مقصود بالذات بنانے سے سختی سے روکا ہے اور اس ضمن میں ضروری قرار دیا ہے کہ دنیا کمانے میں بھی مقصود رضائے الٰہی اور فلاحِ آخرت کا حصول ہو۔ جو لوگ دنیا میں منہمک ہو کر آخرت کو فراموش کر دیتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کو زندگی کا مقصد بنا لیتے ہیں وہ اس درجہ بیباک ہو جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو بھی اپنی مرضی کے تابع کرنے کی خواہش میں غلطاں و پیچاں رہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ ان کی اس انتہائی خطرناک روش کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ جب بھی ہم نے کوئی مامور مبعوث کیا تو خوشحال لوگوں نے اس بناء پر اس کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کیا کہ وہ مامور ان کی مرضی اور خواہش کے مطابق نہ تھا وہ یہی کہہ کر اسے ردّ کرتے رہے کہ کیوں نہ خدا نے دنیوی لحاظ سے معزز اور بلند مرتبت شخص کو اصلاحِ خلق کے کام پر مامور کیا۔ ان کے اس قسم کے اظہارِ خیال سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی بجائے چاہتے یہ ہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ ان کی مرضی کے مطابق چلے۔

چنانچہ رؤسائے قریش نے اس بناء پر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کیا کہ خدا تعالیٰ نے ایک یتیم اور بے کس انسان پر اپنا کلام کیوں نازل کیا اور کیوں نہ مکّہ اور مدینہ کے رؤسا اور صاحبِ حیثیت لوگوں میں سے کسی کو ماموریت کے رفیع الشان مقام پر فائز کیا؟ اللہ تعالیٰ ان کے اس گھمنڈ اور انتہائی مہلک روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝" (الزخرف آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس حق آگیا تو انہوں نے کہا یہ تو محض دلفریب باتیں ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں اور یہ بھی اعتراض کیا کہ یہ قرآن دونوں بڑے شہروں (مکّہ اور مدینہ) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوا۔

ان کے اس اعتراض اور انتہائی خطرناک روش کی وجہ مال و منال کی وہ کثرت تھی جس میں وہ کھوئے ہوئے تھے اور دنیوی خوشحالی اور فخر و مباہات کو ہی انہوں نے زندگی کا اصل مقصد قرار دے رکھا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝" (الزخرف آیت ۳۳)

ترجمہ: کیا (روحانی انعامات کی شکل میں ظاہر ہونے والی) تیرے رب کی رحمت وہ تقسیم کرتے ہیں؟ (یعنی ہرگز نہیں یہ انعامات خدا تعالیٰ ہی جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے) ان کے درمیان دنیوی زندگی سے تعلق رکھنے والے معیشت کے سامان بھی (جن پر گھمنڈ کرتے ہوئے وہ یہ اعتراض کر رہے ہیں) ہم نے ہی ان کے درمیان تقسیم کئے ہیں اور ان میں سے بعض کو (مالی لحاظ سے) بعض پر فوقیت دی ہے تاکہ ان میں سے بعض لوگ بعض دوسروں کو (مختلف نوعیت کے) کاموں پر لگا سکیں (اور اس طرح زندگی کے کام بخیر و خوبی انجام پاتے ہیں) تیرے رب کی رحمت اس سب مال و متاع سے جو وہ جمع کرتے ہیں اچھی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ یاد کرایا ہے کہ دنیوی اموال بعض کو کم اور بعض کو زیادہ دینے میں ایک حکمت پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ زندگی کے معاملات بخیر و خوبی انجام پاتے رہیں۔ ورنہ ان اموال کی اپنی ذات میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ان کی بناء پر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کسی اعزاز و اکرام کا مستحق نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ وہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر ان اموال کو حسنات دارین اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ نہ بنائے۔ اسی لئے فرمایا:۔

"اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝" (الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ: اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت جاننے والا ہے (یعنی اسے خوب علم ہے کہ کون صحیح معنوں میں متقی ہے اور کون تقویٰ سے عاری ہے)

جب انسان مال کی محبت میں غرق ہو کر دنیا کا بندہ بن جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق منقطع کر لیتا ہے تو پھر وہ شیطان کی غلامی میں چلا جاتا ہے اور وہ اپنے مال اور ظاہری وجاہت کے گھمنڈ میں گرفتار ہو کر نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پر بھی اپنا حکم چلانے کی سوچنے لگتا ہے۔ یہی وہ مہلک بیماری ہے جو ازمنۂ گزشتہ میں خوشحال لوگوں کو مامورینِ الٰہی کے انکار اور ان کی مخالفت پر اکساتی رہی اور وہ یہی کہتے رہے کہ خدا نے کسی معزز اور صاحبِ حیثیت و صاحبِ منزلت شخص کو مامور بنا کر کیوں نہ بھیجا؟ اس پر طرّہ یہ کہ پھر بھی وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ سچّے راستے پر چل رہے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزخرف میں یہ بتانے کے بعد کہ دنیوی اموال آخرۃ کے مقابلہ میں سراسر بے حقیقت ہیں کیونکہ یہ انسان کو بسا اوقات خدا تعالیٰ سے برگشتہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ خبردار فرمایا:۔

"وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝" (الزخرف آیت ۳۷-۳۸)

ترجمہ: اور جو کوئی رحمٰن (خدا) کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے۔ ہم اس پر ایک شیطان کو مستولی کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے اور وہ (شیاطین) ان کو کامل (یعنی سچے) راستہ سے روکتے رہتے ہیں مگر باوجود اس کے وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سچے راستہ پر چل رہے ہیں۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایسی خوشحالی جس میں تقویٰ کے لئے کوئی گنجائش نہ ہو اپنی ذات میں ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس کے نتیجہ میں لوگ خدا تعالیٰ سے غافل ہو کر اپنے آپ کو شیطان کی غلامی میں دے دیتے ہیں اور پھر وہی کچھ کرتے ہیں جس کے کرنے کا شیطان انہیں حکم دیتا ہے۔ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ سیدھے راستہ پر ہیں اور یہ کہ خدا اُن سے راضی ہے۔ جبھی تو وہ انہیں اموال عطا کر رہا ہے۔ یہ نہایت ہی خطرناک مغالطہ ہوتا ہے جو انہیں بالآخر خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کا مصداق بنائے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس مغالطہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝" (المومنون آیات ۵۶-۵۷)

ترجمہ:۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھانا ہے؟ (ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ (حقیقت حال کو) سمجھتے نہیں

آج مغرب کی اکثر مالدار قوموں کا جو خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا ہیں۔ بعینہٖ یہی حال ہے وہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف واپس نہیں آئیں گی اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے اس کی راہ میں خرچ نہیں کریں گی اور دنیا اور اس کی زینتوں سے دل برداشتہ ہو کر آخرت کی فلاح کو اپنا مطمح نظر نہیں بنائیں گی وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب نہ ہو سکیں گی۔

○

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ امان ۱۳۵۶ھش مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۷۷ء میں مخلصین جماعت کو لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اب پھر ایک مالی سال ختم ہو رہا ہے مجھے یقین ہے کہ جماعت اسی طرف بھی توجہ کرے گی۔ ہر جماعت اپنے اپنے بجٹ سے زیادہ قربانیاں کرے گی۔" (الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۷۷ء)

وصول شدہ جملہ رقوم ۱۰ مئی کی دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو جانی چاہئیں۔ بعد میں وصول ہونے والی رقوم سالِ رواں میں محسوب نہیں ہوں گی۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ گھانا کا ۵۱واں سالانہ جلسہ

صوبائی کمشنر، حکومت کے دیگر اعلیٰ افسران اور نامور چیفوں کی شرکت

• ایمان افروز تقاریر • ایثار و قربانی کے روح پرور مناظر • ریڈیو ٹیلیویژن اور ملکی پریس میں وسیع اشاعت

(مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم گھانا)

جماعت احمدیہ گھانا کے مرکز سالٹ پانڈ اور اس کے گرد و نواح کی فضائیں ایک دفعہ پھر نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے اُس وقت گونج اُٹھیں جب ۶-۷-۸ صلح ۱۳۵۶ ہش (جنوری ۱۹۷۷ء) بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ جماعتہائے احمدیہ گھانا کا ۵۱واں سالانہ جلسہ بے شمار برکتوں اور بیش از پیش کامیابیوں کے ساتھ منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی رہائش، پانی اور روشنی نیز جلسہ گاہ کی تیاری کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم جناب مولوی عبدالوہاب صاحب آدم امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا کی سرکردگی میں مبلغینِ سلسلہ اور خدام نے دن رات بڑے شوق، محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ خصوصی مہمانوں کے لئے کھانے پینے کے انتظامات کے سلسلہ میں محترمہ مسز مریم وہاب صاحبہ اہلیہ مکرم امیر صاحب نے اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھ کر کام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مہمانوں کی رہائش کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات پر قابو پانے کی غرض سے اس سال ایک وسیع میدان میں بڑے بڑے خیمے بھی نصب کروا دیئے گئے تھے۔

ہر چند کہ جلسہ کے افتتاح کا اعلان ۶ر جنوری کو ہونے والا تھا تاہم مسیح محمدی کے شیدائی خلافتِ حقہ کے پروانے ۴ر جنوری سے ہی جوق در جوق مقامی مرکز سالٹ پانڈ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ ۵ر تاریخ کو نہایت عجیب اور ایمان افروز نظارہ تھا جب ملک کے طول و عرض سے اسپیشل بسوں وغیرہ کے ذریعہ نعروں کی گونج میں حمد باری تعالیٰ اور ظہور مہدی کے ترانے گاتے ہوئے اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے ہزاروں افراد یہاں پہنچ رہے تھے۔ سینکڑوں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد مومنوں کے گرد آلود چہروں پر تھکاوٹ اور کوفت کے آثار کی بجائے بشاشت اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور احمدیت سے عشق و محبت کے جذبات دیکھ کر عاجز انسانوں کی روحیں عجیب کیف و سرور محسوس کر رہی تھیں۔ فرزندانِ احمدیت کی آمد کا یہ سلسلہ رات بھر جاری رہا۔

۶ر جنوری کا دن با جماعت نمازِ تہجد سے شروع کیا گیا۔ احمدی مسلمانوں کے جذبۂ ایمان و شوق کا اِس بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ نمازِ تہجد میں وہ سب افرادِ جماعت مرد اور عورتیں جو اُس وقت تک سالٹ پانڈ میں پہنچ چکے تھے شامل ہوئے کُھلے میدان میں بیسیوں لمبی لمبی قطاروں میں نمازِ تہجد با جماعت ادا کرتے ہوئے حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام کے یہ غلام آپ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام اور قرآن کے یہ عُشّاق عجیب روح پرور اور ایمان افروز نظارہ پیش کر رہے تھے۔ نماز تہجد کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب یاسن مبلغ سلسلہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر مشتمل اقتباسات کا درس دیا اور نماز فجر کے بعد مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں جلسہ کی غرض و غایت کو پیشِ نظر رکھنے اور جلسہ سے علمی اور روحانی فوائد کو ہر لمحہ زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی نصیحت کی۔

جلسہ گاہ

حسب سابق بحر اوقیانوس کے کنارے ناریل کے گھنے درختوں کے سائے میں اس تاریخی مقام کو جلسہ گاہ کے طور پر سجایا گیا تھا جسے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۰ء میں اپنے قدموں کے ساتھ برکت بخشی تھی۔ گھانا کے جھنڈے کے تینوں رنگوں کے امتزاج سے تیار شدہ خوبصورت جھنڈیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر مشتمل کتبات و اشتہارات سے جلسہ گاہ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ خوب سجایا گیا تھا۔ اس سال اسٹیج کی جگہ کو تبدیل کر کے ایسا مقام منتخب کیا گیا تھا جہاں سے جلسہ کی کارروائی کے دوران دُور سے آنے والے لوگوں کو دیکھا جا سکتا تھا اور اس کے علاوہ سامعین دُور دُور تک کارروائی سُن سکتے تھے۔

صبح آٹھ بجے سے قبل ہی احبابِ جماعت درود شریف پڑھتے اور مہدیٔ موعود علیہ السلام کی آمد کے ترانے گاتے ہوئے گروہوں کی شکل میں جوق در جوق مقامِ مقررہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ بڑا حسین اور ایمان افروز نظارہ تھا۔ ایک طرف سمندر کی بپھرتی ہوئی لہروں کا شور اور دوسری طرف امام زمان کے پروانوں کی ولولہ انگیز گونج۔ ان مناظر کا زیر و بم جاری رہا اور پھر جب صوبائی ریجنل کمشنر کرنل داوونی اور مکرم جناب مولوی عبدالوہاب صاحب آدم عہدیدارانِ جماعت کی معیت میں خدام کے ایک مستعد دستے کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو اس وقت پُر جوش نعروں اور اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کی گونج نے سمندر کے شور کو یکسر دبا کر رکھ دیا اور ثابت کر دیا کہ اسلام کی یلغار اور توحید کی آواز کے قیام کے مقابل پر آنے والی رکاوٹوں اور شیطان کی آوازوں اور حربوں کے دب جانے کا زمانہ اپنی پوری شان کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ وذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔

لوائے احمدیت

امسال جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ جب افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیرِ صدارت مکرم جے۔ جی عیسیٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا ہوا اور مکرم ابراہیم بونسو صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک اور اس کا ترجمہ سُنایا تو مکرم جناب امیر صاحب اور صوبائی کمشنر کرنل ای سبے داوونی مقامِ لوائے احمدیت کی طرف گئے۔ کمشنر صاحب نے گھانا کا جھنڈا لہرایا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس تمام عرصہ میں حاضرین جلسہ مؤدبانہ طور پر کھڑے رہے اور اسٹیج سے بڑی خوش الحانی کے ساتھ لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ دہرایا جاتا رہا جس کی پیروی میں حاضرینِ جلسہ بھی اونچی آواز سے کلمہ طیبہ پڑھتے رہے اور یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہا جب مکرم امیر صاحب اور کمشنر صاحب دیگر عہدیداروں کی معیت میں دوبارہ اسٹیج پر تشریف فرما ہو گئے۔

افتتاحی خطاب

لوائے احمدیت لہرانے کی پُر وقار تقریب کے بعد مکرم جناب مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے جذبات کے ساتھ اپنا افتتاحی خطاب شروع کیا۔ آپ نے فرمایا کہ گزشتہ سال احمدیت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے بہت سے نشانات ظاہر ہوئے ہیں اور پھر نعروں کی گونج میں آپ نے اُن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جس میں سویڈن میں مسجد کا افتتاح۔ پولینڈ میں احمدیت کا تعارف۔ یوگوسلاویہ کے باشندوں کا والہانہ جذبۂ خدمت اور احمدیت میں داخلہ یوروبا زبان (نائیجیریا) میں قرآن پاک کے ترجمہ کی اشاعت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا کامیاب و بابرکت دورۂ امریکہ و یورپ اور ربوہ میں انتہائی کامیاب جلسہ سالانہ کا تذکرہ شامل تھا۔

اسی طرح آپ نے گھانا میں جماعت احمدیہ کے ہر پہلو میں گزشتہ سال کے دوران ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کا بھی ذکر فرمایا۔ مثلاً مالی قربانیوں کے لحاظ سے ہر ایک ریجن اور جماعت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ دو نئے ریجن کھولے گئے۔ پرنٹنگ پریس نے سالٹ پانڈ میں باقاعدگی سے کام شروع کر دیا ہے۔ انگریزی ترجمۂ قرآن کی گھانا میں اشاعت کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ بین الاقوامی صنعتی میلے میں جماعت کی کامیابی کے ساتھ شمولیت اور اس طرح ہزاروں افراد کو اسلام سے متعارف کروانے کا موقع حاصل کیا گیا۔ حکومت کی اپیل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف جگہوں پر زراعتی فارم بنائے گئے ہیں۔ بعض ہسپتالوں اور سکولوں کی عمارتوں میں توسیع کی گئی ہے۔ پہلی دفعہ خدام الاحمدیہ گھانا کا اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس سے قبل بعض ریجنوں میں الگ الگ اجتماعات تو ہوتے رہتے تھے لیکن سارے ملک کے خدام کا اجتماع پہلی دفعہ منعقد کیا گیا۔ والنٹری پریچرز کی باقاعدہ تنظیم کی گئی اور اس طرح کے کئی دوسرے کام کئے گئے۔

اس کے بعد تقریر جاری رکھتے ہوئے امیر صاحب نے اس معاشرے میں بعض متضاد باتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی نشاندہی کی اور احباب جماعت کو نصیحت کی کہ خود بھی سوسائٹی کی متضاد باتوں سے بچیں اور اپنے ماحول میں بھی تضاد کی بیخ کنی کریں۔ اس کے بعد آپ نے پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

مہمانِ خصوصی

جلسہ کی پہلی نشست میں مہمانِ خصوصی کا اعزاز سنٹرل ریجن کے کمشنر کرنل داوونی کو حاصل تھا۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد انہوں نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ذاتی طور پر نہایت دلچسپی اور گہری نظر سے جماعت احمدیہ کی خدمات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں اور اس ملک میں جو بے لوث روحانی، علمی اور طبّی خدمات جماعت سرانجام دے رہی ہے اس سے وہ اور اُن کے ساتھی بے حد متاثر ہیں۔ حکومت کی جاری کردہ پالیسیوں کے متعلق احمدیوں کا مثبت رویّہ بہت قابلِ تعریف ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ملک کے دوسرے مذہبی و غیر مذہبی ادارے اس سلسلہ میں احمدیوں کے نمونے کی تقلید کریں گے اور ملک و قوم کی بہترین خدمات سرانجام دیں گے۔

اس نشست کی آخری تقریر مکرم عبداللہ ناصر بوائٹنگ صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "بعثت امام الزمان" تھا۔

پہلے دن کی دوسری نشست مکرم الحاج ممتاز بیگ آرتھر سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا کی زیرِ صدارت تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد "اسلامی طریق شادی" کے عنوان پر مکرم معلّم سعید صاحب نے تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ کی تھی جس کا عنوان "اسلامی نظامِ وراثت" تھا۔ آپ نے نہایت مدلّل رنگ میں ثابت کیا کہ وراثت کا جو نظام اسلام نے پیش کیا ہے وہ بڑا پُر حکمت ہے۔ اس پر صحیح رنگ میں عمل کے نتیجہ میں معاشرے کی بہت سی خرابیوں سے نجات مل سکتی ہے۔ اس کے بعد مکرم ابراہیم محمد مینو ہاؤس ماسٹر ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ نے بڑے مؤثر انداز میں واضح کیا کہ اسلام میں توہمات کی کوئی جگہ نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو توہمات کی پیروی کرنے سے بچنا چاہئے۔

اس نشست کے آخر میں امسال جلسہ سالانہ ربوہ میں جماعت احمدیہ گھانا کی نمائندگی کرنے والوں نے اپنے تاثرات اور روحانی تجربات بیان کئے۔ مکرم عیسیٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا کی قیادت میں تین افراد پر مشتمل وفد ربوہ اور قادیان کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد واپس آئے تھے۔ دوسرے دو افراد مکرم الحاج یعقوب بوابنگ صاحب اور مکرم جبرائیل اتیجے چیئر آف برونگ اہافو ریجن تھے۔ مؤخر الذکر دونوں احباب نے اپنے اپنے تجربات و تاثرات بیان کرکے حاضرین جلسہ کو مسحور کر دیا تھا۔ انہوں نے نعروں کی گونج میں بتایا کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو روکا نہیں جا سکتا اور احبابِ جماعت نے پہلے کی نسبت زیادہ جوش و خروش سے جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر اپنے ایمان اور یقین کا اٹل ثبوت دے دیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے محبت اور ایثار پر مشتمل بے شمار واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اخوت و محبت کے وہ رشتے جو احمدیت نے آج بنی نوع انسان کے درمیان پیدا کر دیئے ہیں دنیا اس کی مثال کہیں بھی پیش نہیں کر سکتی۔ اور اس کا تجربہ صرف جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر ہی کر سکتا ہے۔

تیسری نشست

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم معلّم سعید احمد صاحب سرکٹ رئیس ابورا منکسم کی زیرِ صدارت تیسری نشست شروع ہوئی۔ مکرم احمد الحسن صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مبلغ سلسلہ احمدیہ نے خلافت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مشتمل درس دیا۔ آپ کے درس کے بعد چند منتخب بزرگ احمدیوں نے اس موضوع پر تقریریں کیں کہ "میں نے کیوں اور کیسے احمدیت قبول کی"۔ ان کی تقاریر نہایت ایمان افروز اور دلچسپ تھیں۔

جمعۃ المبارک — ۷ جنوری

حسبِ معمول دوسرے دن کا آغاز بھی صبح ۴ بجے نماز تہجد کے ساتھ کیا گیا۔ تہجد کے بعد غیر ممکن کو ممکن میں بدل دینے والی چیز "دعا" کے متعلق حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تحریرات اور فرمودات سے اقتباسات کا درس خاکسار میر عبدالرشید تبسم مبلغ سلسلہ احمدیہ نے دیا اور اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب کھوکھر مبلغ سلسلہ احمدیہ نے "مشرقی افریقہ میں اسلام" کے موضوع پر تاریخی حقائق و شواہد پر مشتمل تقریر کی اور آخر میں بتایا کہ اب مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات کے نتیجہ میں اسلام کے روشن مستقبل کے نمایاں آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔

دوسرا دن — پہلی نشست

مکرم الحاج محمد ڈبلیو۔ ای آرتھر سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا کی زیرِ صدارت اس نشست کا آغاز ہوا۔ مکرم یوسف احمد آڈوسی کی تلاوت قرآن پاک اور اس کے ترجمے کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم یوسف جمال جانسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گھانا نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور پھر "انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت" کے عنوان پر مکرم زکریا بن صالح نے نہایت ولولہ انگیز اور مؤثر تقریر کی جس کے بعد مکرم اسحاق معلّم علیٰ نے مالی قربانیوں کا افتتاح کیا۔ یہ دوست جماعت احمدیہ وا کے ایک نوجوان احمدی ٹھیکیدار ہیں۔ انہوں نے دس ہزار روپے پیش کرکے مالی قربانی کا افتتاح کیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا مجمع ایک مثالی ایثار و فدائیت کا مجسّم نشان بن گیا۔ مالی قربانیوں کا یہ ایمان افروز سلسلہ ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا جس کے بعد نماز اور کھانے کے لئے وقفے کا اعلان کیا گیا۔

دوسرا دن — دوسری نشست

مکرم جناب امیر صاحب نے نماز جمعہ اور عصر جمع کرکے پڑھائیں جس کے بعد آج کی دوسری مجلس کا آغاز ہوا۔ مکرم یوسف علی صاحب چیئرمین اسٹیٹ انٹرپرائزز کمیشن نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مکرم ابوبکر بن اسحاق صاحب کی تلاوت اور مجلس خدام الاحمدیہ وا کی نظم کے بعد "چندہ عام کی مقررہ شرح" کے عنوان سے مکرم عبداللہ آیڈو صاحب نے بڑی جامع تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم معلّم سفیان صاحب آف وا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "عہد کی پابندی اور قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں ہماری ذمہ داریاں" تھا۔ آپ نے نہایت مؤثر رنگ میں قرآن و حدیث سے یہ ثابت کیا کہ مومن کہلانے کا مستحق وہی شخص ہوتا ہے جو قرض کی ادائیگی اور وعدہ کے ایفاء کا خاص اہتمام کرتا ہے اور کبھی وعدہ خلافی کا مرتکب نہیں ہوتا۔

احمدیہ مسلم ٹیچرز ایسوسی ایشن

مکرم جبرائیل آدم صاحب کے سپرد یہ مضمون کیا گیا کہ وہ حاضرین کو ٹیچرز کی تنظیم کے اجراء سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ اس سلسلہ میں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نہایت احسن پیرایہ میں اس عنوان کا حق ادا کیا۔ آپ کی تقریر کے اختتام پر مالی قربانیوں کا نئے سرے سے سلسلہ جاری کیا گیا جس میں جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اس نشست کے مہمان خصوصی اکوفی ٹریڈیشنل ایریا کے پیراماؤنٹ چیف تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں واضح کیا کہ جماعت احمدیہ اُن کے لئے کوئی نئی چیز نہیں بلکہ وہ اس جماعت کو اُس وقت سے جانتے ہیں جب یہ ایک نازک پودے کی مانند تھی۔ واضح رہے کہ سالٹ پانڈ اسی چیف کے علاقہ کے اندر واقع ہے۔ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ کس طرح سے سلسلہ احمدیہ کا آغاز ہوا اور پھر کتنی تیزی سے اس کا پیغام سالٹ پانڈ سے شروع ہوکر اردگرد کے علاقوں میں پھیل گیا اور اب ہر ایک میدان میں جماعت کی ترقی کی رفتار کا ہر شخص اقراری ہے۔ آخر میں آپ نے حاضرین کو نصیحت کی کہ وہ اس سلسلہ کی خاطر ہر قسم کی قربانی بے دریغ پیش کرتے چلے جائیں۔ آخر میں صدارتی ریمارکس کے بعد سوا پانچ بجے اجلاس برخاست کیا گیا۔

(باقی)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے دورۂ یورپ و امریکہ کے ایمان پرور مناظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۱۹۷۶ء کا وہ معرکۃ الآراء دورہ جس میں حضور انور نے اہلِ مغرب کو اسلام کا پیغام پہنچایا سلائیڈز کی صورت میں محفوظ ہے اور متعدد جماعتوں میں دکھایا جا چکا ہے۔ ماضی قریب میں حسب ذیل مقامات پر بھی یہ ایمان پرور مناظر دکھائے گئے:۔

باہو مان۔ آنبہ۔ نواں کوٹ۔ چک بھوڑو۔ شیخوپورہ شہر۔ دار الضیافت ربوہ۔ حلقہ کرشن نگر لاہور۔ پتوکی۔ لائل پور۔

حضور انور نے اپنے اس کٹھن اور مسلسل سفر میں پریس کانفرنس اور سوسائٹی کے مختلف طبقوں میں اپنے ایمان افروز خطابات کے ذریعہ جس حُسن و خوبی کے ساتھ تبلیغِ اسلام کا حق ادا کیا ہے اس سے بفضلِ خدا جملہ ناظرین بے حد متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اِن مساعی کے نیک اور بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴)

مکرم	ضیاء اللہ صاحب	کراچی	۱۰ روپے
"	منظور احمد شاد صاحب	"	۱۰ "
"	قریشی محمود احمد صاحب	"	۱۰ "
محترمہ	بیگم صاحبہ سید تنویر مجتبیٰ صاحب	"	۲۰ "
"	ذکیہ خاتون صاحبہ	"	۳۰ "
مکرم	محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی	"	۱۱ "
"	شیخ مبارک احمد صاحب آف کوئٹہ (منجانب مختلف بزرگان)	کراچی	۱۱۵ "
"	ناصر احمد خان صاحب شفیع	کراچی	۱۱ "
"	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۲۰ "
محترمہ	ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عثمان صاحب	"	۳۰۰ "
"	قیصرہ عمر ڈاکٹر نصیر احمد صاحب بذریعہ بیگم کرامت صاحبہ	کراچی	۵۰ "
مکرم	میاں محمد شفیع صاحب دوہلوان (بذریعہ شریف احمد صاحب بانی)	کراچی	۲۰۰۰ "
"	مقصود احمد صاحب۔ جناح روڈ	کراچی	۱۰ "
"	زبیر احمد ظفر اللہ صاحبان (فیڈرل بی ایریا)	"	۴۵ "
محترمہ	مسز ایس اے خان منجانب پسر اقبال احمد مرحوم۔ فیڈرل بی ایریا	کراچی	۵۰ "
مکرم	میجر سید محمود احمد شاہ صاحب PIB کالونی	کراچی	۲۰ "
محترمہ	مسز سعید بخاری صاحبہ PIB کالونی	"	۳۰ "
مکرم	سید اقبال محمود صاحب پیر الٰہی بخش کالونی	"	۲۰ "
محترمہ	بیگم کرامت صاحبہ۔ سی ایم سی ایچ	"	۲۰۰ "
"	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد	"	۸۰ "
"	ثریا لطیف صاحبہ	"	۱۰ "
مکرم	نیک محمد صاحب گلشن اقبال	"	۱۰ "
"	کیپٹن سلیم احمد صاحب PECHS	"	۱۰۰ "
محترمہ	ضیاء سلیم احمد صاحب مرحوم	"	۵۰ "
مکرم	مرزا محمد حسین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی	"	۶۵ "
محترمہ	ڈاکٹر بیگم ایچ آر خان صاحب گارڈن ایسٹ	"	۱۰۰ "
مکرم	سلطان بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ	کلر کہار	۵۷ "
"	عبدالکریم صاحب ظفر	کنجرور	۱۰ "
"	ملک سلطان رشید صاحب	کوٹ فتح خان	۱۰ "
"	احسان الحق صاحب	کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰ "
"	سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	کوہاٹ	۲۰ "
محترمہ	مسز محمود احمد صاحبہ مسجد روڈ	کوئٹہ	۲۰ "
"	اہلیہ ملک عبدالوحید صاحب سلیم	"	۱۵ "
مکرم	ملک عبدالوحید صاحب سلیم	"	۲۰ "
"	عطاء اللہ صاحب نسیم	"	۱۵ "
"	افتخار احمد صاحب آف اوکاڑہ	"	۲۰ "
"	عبدالسمیع خان صاحب	"	۱۰ "
"	عبدالسلام خان صاحب	"	۱۰ "
"	عبدالمالک خان عبدالحی خان صاحبان	"	۱۰ "
"	ملک جاوید احمد صاحب	"	۱۰ "
"	مرزا محمد عثمان صاحب	کویت	۸۰ "
"	ملک مقصود احمد صاحب ہمالین	کیمبلپور	۱۰ "
"	محمد نصیر احمد صاحب	کھیوہ باجوہ	۱۱ "
"	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	گجرات	۸۰ "
محترمہ	شگفتہ منیر صاحبہ	"	۲۰ "
مکرم	ضیاء اللہ صاحب	"	۲۵ "
"	محمد رشید صاحب جلالپور جٹاں	"	۲۰ "

ماہنامہ
تحریک جدید

اپریل ۱۹۷۷ء کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے قارئین کرام کو یہ پرچہ مل گیا ہوگا چند کاپیاں احتیاطاً زائد چھپوائی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو دوبارہ بھجوایا جا سکے۔ اگر آپ کو پرچہ نہ ملا ہو تو مہربانی فرما کر پہلے اپنے مقامی ڈاک خانہ سے پتہ کیجئے اور اگر وہاں سے کوئی پتہ نہ چلے تو ہمیں تحریر کردیں۔ ہم دوبارہ انشاء اللہ ارسال کردیں گے۔

ماہنامہ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اس کی توسیع کے لئے جماعتوں کو لکھا گیا ہے کہ اس کی توسیع کے لئے مقدور بھر کوشش کی جائے۔ بعض جماعتوں میں یہ پرچہ ہماری اپنی تربیت اور غیر از جماعت احباب کو عملی تبلیغ کا اہم ذریعہ ہے۔ آپ خود اس رسالہ کو پڑھ کر اگر اپنے دوستوں کو بھی اس کا مطالعہ کروائیں تو انشاء اللہ مفید نتائج پیدا ہوں گے۔

رسالہ کا چندہ سالانہ صرف پانچ روپے ہے۔

مینیجنگ ایڈیٹر
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

دورہ وکیل المال اوّل

تحریک جدید کے چندوں کے سلسلہ میں خاکسار انشاء اللہ ۱۳ مئی ۱۹۷۷ء تک صوبہ سرحد کی جماعت ہائے احمدیہ میں دورہ کرنے میں مصروف ہوگا۔ مرکز کے پتہ پر خاکسار سے خط و کتابت کرنے والے مطلع رہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ناظمین اضلاع انصار اللہ کی خدمت میں

مجلس انصار اللہ کے سال رواں کے دو ماہ گزر چکے ہیں ابھی تک ۸۲۵ مجالس میں سے ۳۰۵ کے بجٹ موصول ہوئے ہیں جو نصف سے بھی کم ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے ضلع کا جائزہ لیں اور جن کی مجالس کے بجٹ ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوائے گئے ان کے بجٹ تیار کرکے مرکز میں جلد بھجوائیں۔

انصار اللہ کی صحیح آمد پر شرح کے مطابق تشخیص کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ انصار اللہ احباب کے نفوس و اموال میں برکت بخشے۔ آمین!

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم مہر محمد حیات صاحب زعیم انصار اللہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ ۱۹ شہادت (اپریل) کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے اپنے پیچھے مفلوج والدہ، ایک بیوہ اور تین ننھے بچے چھوڑے ہیں احباب مرحوم کی بخشش اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

بازیافتہ گھڑی

خاکسار کو چند دن ہوئے مسجد مبارک کی بیرونی ٹونٹیوں کے پاس سے ایک کلائی کی گھڑی (رسٹ واچ) ملی ہے جس دوست کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کرلیں۔

(محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

درخواست دعا

برادرم مبشر احمد آف لائلپور ایک عرصہ سے بسلسلہ ملازمت پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر روزگار عطا فرمائے۔ آمین!

(محمد انوار الحق۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف کی تحریک کو کامیاب بنایا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری جماعت مالی قربانی کر رہی ہے اور یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ دشمن بھی اقرار کرتا ہے کہ یہ جماعت بڑا بھاری بوجھ اپنے اُوپر اٹھا رہی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کراچی اور ربوہ میں چندہ دینے سے امریکہ اور انگلینڈ کے کسی آدمی کا دماغ کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے اس کا دماغ تو اسی طرح درست ہو سکتا ہے کہ اسے سمجھایا جائے کہ تیری رائے غلط ہے تیرے عقائد غلط ہیں اور صحیح رستہ وہی ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے اور یہ بات آپ لوگوں کے چندوں سے نہیں ہو سکتی۔ آپ خود وہاں جائیں یا آپ کے قائم مقام وہاں جائیں تب یہ کام ہو سکتا ہے اس کے بغیر نہیں۔۔۔ پس اسلام اگر غالب آ سکتا ہے تو اسی طرح کہ ہماری جماعت کوئی ایسا طریق اختیار کرے جس کے نتیجہ میں ان لوگوں تک پہنچا جا سکے اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وقف کی تحریک کو کامیاب بنایا جائے۔"

(الفضل مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

جو نوجوان اپنی زندگی اشاعتِ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ناصرات کے نصاب کی کتاب "راہِ ایمان" شائع ہو گئی ہے

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان جو اِسی ماہ ہونے والا ہے کے نصاب کی کتاب "راہِ ایمان" ختم ہو گئی تھی۔ چونکہ امتحان میں یہ کتاب شامل ہے اِس لئے فوری طور پر کتاب شائع کر دی گئی ہے۔ ناصرات کی نگران فوری طور پر ان بچیوں کے لئے جن کے پاس یہ کتاب نہیں ہے دفتر لجنہ کو لکھ کر منگوا لیں۔ کتاب کی قیمت تین روپے ہے۔ بچیوں کے لئے تمام دینی معلومات اِس میں جمع کر دی گئی ہیں اور ان کے لئے اِس کتاب کا پڑھنا ازحد ضروری ہے۔ جلد منگوائیں ایسا نہ ہو کہ پھر ختم ہو جائے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ولادت

میرے بیٹے عزیز منیر احمد خان (پی۔آئی۔اے) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳ر اپریل ۱۹۷۷ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام اکبر خان تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم حافظ عبد الغفور صاحب سابق مبلّغ جاپان آف کراچی کا نواسہ ہے۔

احباب نومولود کے نیک اور صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے خادمِ دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار (میاں) عبد اللطیف آف پشاور حال وارد کراچی)

ہر ضلعی صدر مقام پر سیلز ایجنٹوں کی ضرورت ہے

دورانِ ٹریننگ کم از کم بیس ۲۰ روپے یومیہ دیئے جائیں گے۔ تین ماہ میں معیاری کارکردگی دکھانے پر استقلال اور ترقی کے حقدار ہوں گے۔ کم از کم میٹرک پاس نوجوان جو اچھی شخصیّت کے مالک، ہنس مکھ، بہتر مستقبل کے خواہش مند اور محنت سے آگے بڑھنے کا زبردست جذبہ رکھنے والے ہوں اپنے مکمل کوائف، مصدّقہ نقول اسنادات اور اپنے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد درخواستیں بھجوائیں۔

منیجر کیوریٹو میڈیسن مکینی (رجسٹرڈ) لاہور، کراچی، راولپنڈی
ہیڈ آفس گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

ارضِ بلالؓ میں ڈاکٹروں کیلئے خدمت کا زرّیں موقع

ملکی اخبارات کی اشاعت مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۷۷ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ:۔

"حکومتِ پاکستان نے ایسے ڈاکٹروں کے بیرونِ ملک جانے پر پابندی ختم کر دی ہے جنہوں نے نیشنل سروس کے تحت مسلّح افواج میں خدمت انجام دی ہو۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ایسے ڈاکٹروں کو بلا روک ٹوک نو ابجیکشن سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔"

لہذا ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان جو یہ لازمی سروس سر انجام دے چکے ہیں ارضِ بلالؓ کے باشندگان کی خدمت کے لئے اپنی خدمات اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر کے حسناتِ دارین حاصل کریں۔

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے ماتحت عرصہ سات سال سے مختلف قومیتوں کے مخلص ڈاکٹر صاحبان مغربی افریقہ میں غانا، نائیجیریا، سیرالیون اور گیمبیا کے طبّی مراکز میں ارضِ بلالؓ کے باشندگان کی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان ڈاکٹر صاحبان کو ریلیو کرنے کے لئے نیز مزید طبّی مراکز کے اجراء کے لئے مجلس نصرت جہاں کو درجنوں مخلص ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ سلسلہ کا درد رکھنے والے اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ڈاکٹر صاحبان سے التماس ہے کہ جلد اپنی خدمات امام ہمام کے حضور پیش فرمائیں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔

تفصیلی معلومات کے لئے دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ سے رابطہ پیدا کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

ہمارے بھائی ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن محلہ دار الصدر شمالی ربوہ کی طبیعت چند سالوں سے خراب چلی آتی ہے۔ مرض کی نوعیّت ملنے والے محسوس کر لیتے ہیں جو لواحقین کے لئے پریشانی کا موجب ہے۔ بزرگوں اور احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس عارضہ کو دُور فرما وے۔

(خاکسار غلام یٰسین پنشنر مبلّغ۔ برادر ڈاکٹر صاحب موصوف
۱/۲ب محلہ دار العلوم غربی ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم چوہدری حشمت علی صاحب ریٹائرڈ پٹواری نہر، صدر جماعت احمدیہ موضع گھیرے والا تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ ۲۹ر اپریل ۱۹۷۷ء کو چار بجے شام موضع خیرے والا میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ۱۹۲۲ء میں بیعت کی۔ ۱۹۳۴ء میں موصی ہوئے۔ جوش تبلیغ رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ وفات سے قبل اپنی زندگی میں ہی وصیّت کا حصّہ جائیداد ادا کر چکے تھے۔

۳۰ر اپریل کو مکرم مولوی محمد احمد صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، ان کی اولاد کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار عبد القیوم
دکان دار گڑھ موڑ ضلع جھنگ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴